منافع ملتا رہے گا۔ میرے خیال میں یہ منافع سُود ہے۔ براہِ نوازش اپنی رائے سے مطلع فرمادیں تاکہ سُود ہونے کی صورت میں حصص فروخت کر کے جان چھڑاؤں۔

جواب۔ اس نوعیت کے حصے بلاشبہ سُود کی تعریف میں آتے ہیں۔ آپ یا تو ان حصوں کو فروخت کر دیں یا ان کو اُس نوعیت کے حصّوں میں تبدیل کرالیں جن میں مقررہ منافع کے بجائے متناسب منافع ملتا ہے۔

سورۂ عنکبوت کی دو آیتیں

سوال۔ سورۂ عنکبوت میں دو آئتیں ایسی ملیں کہ جن کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے۔ میرے پاس جو قرآن پاک کی تفسیر ہے اُس میں بھی اُن کی وضاحت نہیں ملی، لہٰذا آپ کی دینی بصیرت سے اُمید قوی ہے کہ اب اُن کی تفصیل سے آگاہ فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں گے

(۱) سورۂ عنکبوت آیت ۵۰ میں اس طرح ارشاد ہوتا ہے

وَقَالُوا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

اور کہتے ہیں (منکر) کہ کیوں نہ اُتریں اُس پر کوئی نشانیاں اُس کے رب سے۔ (آپ) کہہ دیجیے کہ نشانیاں تو ہیں اختیار میں اللہ کے اور میں تو بس سُنا دینے والا ہوں کھول کر۔

مندرجہ بالا قرآنی آیت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا نہیں فرمائے۔ معجزات حضورؐ کو عطا نہ کرنے کی جو وجوہات قرآن پاک میں درج ہیں وہ اپنی جگہ بالکل درست ہیں۔ مگر کیا اس سے حضور رسالت مآب کی شانِ مبارک میں فرق نہیں آتا کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو نشانیاں اور معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے کہ جن کی شہادت قرآنِ پاک خود دے رہا ہے ؟ اور حضور علیہ السلام کو اس سے بالکل جواب دے دیا۔

سیرتِ نبویہ میں حضور کے بہت سے معجزات درج ہیں۔ مثلاً معجزۂ شق القمر۔ تھوڑے سے تھوڑے کھانے سے جماعتِ کثیر کا سیر ہو جانا۔ کنکریوں کا کلمۂ شہادت پڑھنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب بظاہر

قرآنی شہادت ۔ کی بنا پر غلط معلوم ہو رہے ہیں۔

(۲) سورۂ عنکبوت آیت ۲۷ میں یوں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۔۔۔ الخ

اور دیا ہم نے ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب اور رکھی اس کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب۔

یہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بالکل چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے اس لیے سب سے پہلے اُن کا نام نامی آنا چاہیے تھا کہ جن کی نسل مبارک میں آگے چل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے سرفراز ہوئے۔

جواب۔ (۱) قرآن مجید میں یہ بات متعدد مقامات پر بیان ہوئی ہے کہ کفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے کا مطالبہ کرتے تھے اور اس مطالبے کا جواب بھی قرآن میں کئی جگہ دیا گیا ہے ان سب مقامات پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ دلیلِ نبوت کے طور پر نہیں دیا گیا۔ یہ مطلق معجزے کی نفی نہیں ہے بلکہ ایسے معجزے کی نفی ہے جس کو اللہ اور اس نے رسولؐ نے نبوت کی علامت اور دلیل کی حیثیت سے پیش کیا ہو، اور جسے دیکھ لینے کے بعد انکار کرنے سے عذاب لازم آتا ہو۔

(۲) حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوبؑ کے عطا کیے جانے کا ذکر بھی قرآن میں کئی جگہ آیا ہے مثلاً سورۂ انعام آیت ۸۵، سورۂ مریم آیت ۵۰، اور سورۂ انبیاء آیت ۲۷۔ ان سب مقامات پر حضرت اسمٰعیلؑ کا ذکر نہ ہونے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ یہ مواقع غیر معمولی انعام کی شان بیان کرنے کے ہیں اور یہ شان اولادِ ابراہیمی کی اُس شاخ میں پائی جاتی تھی جو حضرت اسحاق سے چلی۔ حضرت اسمٰعیل سے جو شاخ چلی اس نے ڈھائی ہزار سال بدویت کی زندگی میں گزار دیئے۔ اس کے اندر کوئی قابلِ ذکر شخصیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک پیدا نہ ہوئی۔ بخلاف اس کے حضرت اسحٰقؑ سے جو شاخ چلی اس میں بکثرت انبیاء پیدا ہوئے اور اس کے بڑے کارنامے تاریخ میں موجود تھے۔